سوال

(75)اس عبادت کا کیا حکم ہے جس میں ریا کی آمیزش ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسی عبادت کے بارے میں کیا حکم ہے، جس میں ریا کی آمیزش ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبادت میں جب ریا کی آمیزش ہو تو اس کی حسب ذیل تین صورتیں ہو سکتی ہیں :

۱۔ عبادت کے پیچھے کارفرما جذبہ نمود و نمائش ہو، جیسے کوئی شخص لوگوں کے دکھاوے کی خاطر اس لیے عبادت کرے کہ لوگ نماز کی پابندی کی وجہ سے اس کی تعریف کریں، تو ایسی ریا کاری سے عبادت باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ عبادت کے دوران ریا شروع کر دے، یعنی عبادت کو اس نے شروع تو اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے طور پر کیا ہو لیکن پھر عبادت کے دوران ہی ریا کا عنصر پیدا ہو گیا تو ایسی عبادت کی دو حالتیں ہوں گی :

پہلی : عبادت کے پہلے حصے کو اس کے آخری حصے کے ساتھ نہ ملائے، تو اس صورت میں پہلا حصہ یقیناً صحیح مگر آخری باطل ہو گا۔ اس کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک شخص کے پاس سو ریال ہوں، وہ انہیں صدقہ کرنا چاہے تو پچاس ریال اخلاص کے ساتھ صدقہ کر دے اور باقی پچاس جو رہ گئے ہیں ان کے بارے میں وہ ریا میں مبتلا ہو جائے، تو پہلے پچاس کا صدقہ صحیح اور مقبول ہو گا اور باقی پچاس کا صدقہ اخلاص کے ساتھ ریا مل جانے کی وجہ سے باطل ہو گا۔

دوسری : عبادت کے پہلے حصے کو آخری حصے کے ساتھ ملا دے تو اس صورت میں انسان دو باتوں سے خالی نہ ہو گا۔

۱: ریا کو دور کر دے، اس کی طرف مائل نہ ہو بلکہ اسے ناپسند کرتے ہوئے اس سے اعراض کر لے تو اس کا کوئی اثر نہ ہو گا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«إِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی مَا حَدَّثَتْ بِہِ أَنْفُسُہَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَکَلَّمْ» (صحیح البخاري، الطلاق، باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ والسکران... ح: ۵۲۶۹ وصحیح مسلم، الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس... ح: ۱۲۷)

’’بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل میں آنے والی باتوں کو نظر انداز فرمایا ہے، جب تک اس کے مطابق عمل نہ کرلے یا اس کے مطابق بات نہ کرلے۔‘‘

ب: ریاکاری سے مطمئن ہو اور اسے دور کرنے کی کوشش نہ کرے، تو اس سے ساری عبادت باطل ہوجاتی ہے کیونکہ اس کا ابتدائی حصہ آخری حصے کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی اخلاص کے ساتھ نماز شروع کرے اور پھر دوسری رکعت میں ریا میں بتلا ہوجائے تو ابتدائی حصے کے آخری حصے کے ساتھ ملے ہونے کی وجہ سے نماز باطل ہو جائے گی۔

۳۔ عبادت کے ختم ہونے کے بعد ریا طاری ہو تو وہ ریا عبادت پر اثر انداز نہ ہوگی اور نہ ایسے ریا سے عبادت باطل ہوگی کیونکہ یہ عبادت صحیح حالت میں مکمل ہوئی ہے، لہٰذا مکمل ہونے کے بعد ریا کے پیدا ہونے سے یہ فاسد نہ ہوگی۔

ریا یہ نہیں ہے کہ انسان اس بات سے خوش ہو کہ لوگوں کو اس کی عبادت کے بارے میں معلوم ہے کیونکہ اس صورت میں یہ بات عبادت سے فراغت کے بعد طاری ہوئی ہے اور یہ بھی ریا نہیں ہے کہ انسان اپنے فعل طاعت سے خوش ہو کیونکہ یہ تو اس کے ایمان کی دلیل ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُ مُؤْمِنٌ» (جامع الترمذي، الفتن، باب ماجاء في لزوم الجماعة، ح: ۲۱۶۵)

’’جس شخص کو اپنی نیکی اچھی لگے اور برائی بری معلوم ہو تو وہ مومن ہے۔‘‘

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا:

«تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ» (صحیح مسلم، البر والصلة، باب اذا اثنی علی الصالح، ح: ۲۶۴۲)

’’یہ مومن کو جلد نصیب ہوجانے والی پیشگی بشارت ہے۔‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 148

محدث فتویٰ